وَاعِظُ الْجُمُعَہ
تحفظِ ناموسِ رسالت
اور
امام احمد رضا
پیشکش
ادارۂ اہل سنّت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

تحفظِ ناموسِ رسالت اور امام احمد رضا

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

تحفظِ ناموسِ رسالت اور امام احمد رضا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتم الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحْبهِ أجمعين، ومَن تَبِعَهم بإحسانٍ إلى يومِ الدِّين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِنَ الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحِيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين.

امام احمد رضا خان... محافظِ ناموسِ رسالت

برادرانِ اسلام! امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی ودینی خدمات کا دائرۂ کار، دنیائے عجم سے دنیائے عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیر شخصیت کئی زاویوں سے بے نظیر وبے مثال ہے۔ آپ قدس سرہ نے پوری زندگی شریعتِ محمدیّہ کی پیَروی اور سنّتِ مصطفی ﷺ کی ترویج واشاعت میں بسر کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودہویں صدی ہجری کے عظیم مجدّد، مفسّر، محدّث، فقیہ اور محافظِ ناموس رسالت ﷺ تھے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث اور فقہِ اسلامی سمیت پچاس ۵۰ سے زائد قدیم وجدید

علوم پر، کامل دسترس رکھتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "عقیدۂ ختمِ نبوّت" سمیت اسلام مخالف ہر فتنے کے خلاف علَمِ جہاد بلند فرمایا۔

جہاں ایک طرف آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قلمی محاذ پر یہود، نصاریٰ اور ہندوؤں کے خلاف بر سرِ پیکار رہے، وہیں دوسری طرف اغیار کا آلۂ کار، جھوٹے مدّعیانِ نبوّت کے سامنے ڈھال بن کر اُمّتِ مسلمہ کے ایمان کی حفاظت کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زندگی بھر حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس پر پہرہ دیا، اور قادیانیوں، بد مذہبوں سمیت ہر گستاخِ رسول کی علمی و تحقیقی میدان میں سرکوبی فرمائی۔ بلا شبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ برِّ صغیر پاک وہند کے وہ واحد عالمِ دین تھے، جنھوں نے بیک وقت بیسیوں محاذ پر اسلام کا دفاع کیا، اور زندگی بھر حُبِ جاہ سے بے نیاز ہو کر، خالصاً لوجہِ اللہ خدمتِ دین میں مصروفِ عمل رہے۔

عزیزانِ محترم! ماہرِ رضویات حضرت سیّد وجاہت رسول صاحب قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "تحفظِ ناموسِ رسالت" کے بارے میں، امامِ اہلِ سنّت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "برِّ صغیر پاک و ہند کے علمائے مرشدین میں، امام احمد رضا وہ پہلے شخص ہیں، جنھوں نے مرزا غلام قادیانی کو صرف کافر ہی نہیں قرار دیا، بلکہ اس کو "مرتد منافق" بھی کہا ہے، اور اپنے فتاویٰ میں اسے اس کے اصلی نام کے بجائے غلام قادیانی کے نام سے ذکر کیا ہے۔ "مرتد منافق" وہ شخص ہے، جو کلمۂ اسلام پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یا کسی اَور نبی، یا رسول کی توہین (بھی) کرتا ہے، یا

ضروریاتِ دین سے کسی شے کا منکر ہے، اس کے احکام عام کافر سے سخت تر ہیں"[1]۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کا عشقِ رسول

حضراتِ ذی وقار! امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زبردست سچّے عاشقِ رسول اور مجاہدِ ناموسِ رسالت ﷺ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی کے سینے میں عشقِ رسول ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا دل اللہ و رسول کی محبت سے لبریز اور سرشار تھا، تاجدارِ رسالت ﷺ کی عزت و ناموس کے مُنافی کوئی گستاخانہ عبارت دیکھ لیتے، تو آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی لگ جاتی، سچے عشقِ رسول ﷺ کے تقاضوں کے پیشِ نظر گستاخانِ رسول کا سختی سے رَدّ فرماتے، اور اس کے جواب میں جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر ذاتی حملے ہوتے، آپ کو برا کہا جاتا، تو اس پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ "ان شاء اللہ العزیز! ذاتی حملوں پر کبھی التفات نہ ہوگا۔ سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے، کہ عزّتِ سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔ میں تو خوش ہوں کہ (گستاخانِ رسول ﷺ) جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، افتراء کرتے، برا کہتے ہیں، اتنی دیر محمد رسول اللہ ﷺ کی بد گوئی، منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں۔ میں لکھ کر چھاپ چکا، اور پھر لکھتا ہوں، کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک اس میں ہے، کہ میری اور

---

(۱) "امام احمد رضا اور تحفظ عقیدۂ ختمِ نبوّت" ص ۸، ۷ ملتقطاً بتصرّف۔

میرے آبائے کرام کی آبروئیں "عزّتِ محمد رسول اللہ ﷺ" کے لیے سپر (ڈھال) رہیں"[1] ع

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں!

توہینِ رسالت پر مبنی ایک پرچے کا حکمِ شرعی

عزیزانِ ملّتِ اسلامیہ! امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عشقِ رسول ﷺ میں کیف ومستی سے اس قدر سرشار تھے، کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر وہ بات ناگوار رہتی، جس سے نبیٔ کریم ﷺ کی شان میں تنقیص کا کوئی ادنیٰ پہلو بھی نکلتا ہو، یا اس میں بے ادبی کا کوئی ادنیٰ سا بھی شائبہ ہو۔

ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں توہینِ رسالت ﷺ پر مبنی ایک امتحانی پرچے سے متعلّق حکمِ شرعی دریافت کیا گیا، تو سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح تڑپ اٹھی، سختی سے اس کارد کرتے ہوئے جواباًارشاد فرمایا کہ "ان نام کے مسلمان کہلانے والوں میں، جس شخص نے وہ ملعون پرچہ مرتَّب کیا وہ کافر مرتد ہے، جس جس نے اس پر نظرِ ثانی کر کے برقرار رکھا وہ کافر مرتد ہے، جس جس کی نگرانی میں تیار ہوا وہ کافر مرتد ہے، طلبہ میں جو کلمہ گو تھے، اور انہوں نے بخوشی اس ملعون عبارت کا ترجمہ کیا،

(۱) "فتاوی رضویہ "کتاب الرّدّ والمناظرۃ، رسالہ "ابحاثِ اخیرہ"۲۰/۶۰۴بتصرّف۔

اپنے نبی کی توہین پر راضی ہوئے، یا اسے ہلکا جانا، یا اسے اپنے نمبر گھٹنے یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا، وہ سب بھی کافر مرتد ہیں، بالغ ہوں چاہے نابالغ۔

ان چاروں فریق میں سے ہر شخص (چُونکہ مُرتَد ہو چکا ہے، لہٰذا اس) سے مسلمانوں کو سلام کلام حرام، مَیل جول حرام، نِشَست و برخاست حرام، بیمار پڑے تو اس کی عِیادت کو جانا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اُٹھانا حرام، اسے مسلمانوں کے قبرِستان میں دفن کرنا حرام، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام، اسے مٹّی دینا حرام، اِس پر فاتحہ خوانی حرام، اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر قاطِع اسلام ہے...الخ۔

یہ احکام ان سب کے لیے عام ہیں، اور جو جو ان میں سے نکاح کیے ہوئے ہوں، ان سب کی بیویاں ان کے نکاح سے نکل گئیں، اب اگر قربت ہوگی حرام حرام حرام وزنائے خالص ہوگی، اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولَد الزنا ہوگی، عورتوں کو شرعًا اختیار ہے کہ عدّت گزر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کر لیں"[1]۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت ضروریاتِ دین سے ہے

حضراتِ گرامی قدر! "حضور ﷺ خاتم النبیّین ہیں، یعنی اللہ عزّوجلّ نے سلسلۂ نبوّت حضور پر ختم کر دیا، کہ حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ یا اس

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب السیر، گستاخِ رسول ملعون کافر و مرتد ہے، ۱۱/۵۴، ۵۵ ملتقطاً بتصرّف۔

کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا، جو حضور ﷺ کے زمانہ میں یا حضور کے بعد، کسی کو نبوّت ملنا مانے، یا جائز جانے، وہ کافر ہے "(۱)۔

لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ بعض نام نہاد بد بخت مولویوں نے، عقیدۂ ختمِ نبوّت کے بارے میں، اپنی جہالت کا اظہار کرتے ہوئے لکھ مارا کہ "بالفرض آپ کے زمانے میں بھی، کہیں اَور کوئی نبی ہو، جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے "(۲)۔ "بلکہ اگر بالفرض بعدِ زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو، تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا "(۳)۔

انہی تحریروں کو بنیاد بنا کر، مرزا غلام قادیانی ملعون نے، خود اپنے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر ڈالا، جس سے برِّ صغیر پاک وہند کے مسلمان اضطرابی کیفیت سے دوچار ہوئے، اور اس سلسلہ میں جب امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان قدّس سرّہٗ سے رجوع کیا، تو آپ نے تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ پر پہرہ دیتے ہوئے فرمایا:

"حضور پر نور خاتم النبیّین، سیّد المرسلین - صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وعلیہم اجمعین - کا خاتم، یعنی دنیا میں تشریف لانے میں آخرِ جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو، یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو

---

(۱) "بہارِ شریعت" عقائد متعلّقۂ نبوّت، حصّہ ۱، ۱/۶۳ بتصرّف۔

(۲) "تحذیر الناس" آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیّین ہونے کا حقیقی مفہوم۔۔۔ الخ، ص۱۸۔

(۳) "تحذیر الناس" روایتِ حضرت عبداللہ بن عبّاس کی تحقیق، ص۳۴۔

بھی راہ دے، وہ کافر مرتَد ملعون ہے، آیۂ کریمہ: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾[1] "ہاں (محمد) اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں کے آخری نبی ہیں"، اور حدیثِ متواتر: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي!»[2] کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں!" سے تمام اُمّتِ مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے، کہ حضورِ اقدس ﷺ بلا تخصیص، تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے، حضور ﷺ کے ساتھ یا حضور کے بعد، قیامِ قیامت تک کسی کو نبوّت ملنی مُحال (ناممکن) ہے"[3]۔

گستاخِ رسول واجب القتل ہے

حضراتِ گرامی قدر! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی مبارک شان میں گستاخی کی ناپاک جسارت کرنے والا، شرعی طور پر واجب القتل ہے[4]،

---

(١) پ ٢٢، الأحزاب: ٤٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ر: ٣٤٥٥، صـ٥٨٢. و"صحيح مسلم" كتاب الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخليفة الأوّل فالأوّل، ر: ٤٧٧٣، صـ٨٢٧.

(٣) "فتاویٰ رضویہ" "کتاب الردّ والمناظرۃ، رسالہ "المبین ختم النبیّین" ٢٥/٢٢ بتصرّف۔

(٤) مگر شرعًا یہ اختیار صرف حکومتِ وقت کا ہے، کسی عام شخص کو اس بات کا اختیار ہرگز نہیں، کہ وہ لوگوں پر حدود وغیرہ نافذ کر سکے!۔

محافظِ ناموسِ رسالت ﷺ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "شفا شریف"[1] کے حوالے سے، گستاخِ رسول ﷺ کا حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "اجماع و اتفاق امت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے، اور اس پر عذابِ الٰہی کی وعید جاری ہے، اور امّت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے، اور جو اس کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا"[2]۔

اسی مقام پر "وجیزِ امام کردری"[3] کے حوالے سے، علمائے اُمّت کا اجماع و اتفاق بیان کرتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا کہ "جو رسول اللہ ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے، دنیا میں بعدِ توبہ بھی اسے قتل کی سزا دی جائے گی، یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمۂ گستاخی بکا، جب بھی معافی نہ دیں گے، اور تمام علمائے امّت کا اجماع و اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے، اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کافر و مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے"[4]۔

حضورِ اکرم ﷺ کی تعظیم و توقیر ہر فرض سے مقدّم ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اللہ کے

---

(١) "الشفا" القسم ٤ في تصرّف وجوه ...إلخ، الباب ١، الجزء ٢، صـ١٣٤.

(٢) "فتاویٰ رضویہ" کتاب السیر، گستاخِ رسول ملعون کافر و مرتد ہے، ١١/٥٥ بتصرّف۔

(٣) "الفتاوى البزازية" كتاب ألفاظ ....، الفصل ٢، النوع ١، ٦/ ٣٢١، ٣٢٢.

(٤) "فتاویٰ رضویہ" کتاب السیر، گستاخِ رسول ملعون کافر و مرتد ہے، ١١/٥٥، ٥٦ بتصرّف۔

حبیب اور اس کے خلیفۂ اعظم ہیں، ان سے محبت و عقیدت مدارِ ایمان ہے، اُن کی تعظیم و توقیر رکنِ ایمان، اور ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدّم ہے، جب تک کسی انسان کے دل میں نبیٔ کریم ﷺ کی محبت اور تعظیم و توقیر، اس کے اپنے ماں باپ، اولاد، جان و مال اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہوجائے، آدمی کامل مؤمن نہیں ہوسکتا۔

اللہ عزّوجلّ کی طرف سے بعثتِ نبوی کا ایک مقصد حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر بھی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ﴾[1] "یقیناً ہم نے تمہیں شاہد (حاضر وناظر) بھیجا، اور خوشی اور ڈر سناتا ہوا؛ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ! اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو!"۔

جو شخص رسولِ اکرم ﷺ کی عزّت وناموس کی پاسداری نہ کرے، بلکہ گستاخی وبے ادبی کا مظاہرہ کرے، وہ مسلمان نہیں ہوسکتا، لیکن چودہویں صدی ہجری میں مرزا غلام قادیانی کی طرف سے جھوٹے دعویٔ نبوّت کے بعد یہ سلسلہ ایک فتنے کی صورت اختیار کرچکا ہے، اس کی شدت میں روز بروز اضافہ ہونے لگا ہے، ایسی نازک صورتحال میں امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا کردار بھی ناقابلِ فراموش ہے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس منحوس فتنے کے خلاف، نہ صرف بر وقت عملی اقدامات کیے، بلکہ

---

(١) پ٢٦، الفتح: ٨، ٩.

متعدّد فتاویٰ ورسائل تحریر فرماکر، دنیائے قادیانیت کے ایوانِ کفر وارتداد میں زلزلے بھی برپا کیے۔ مرزا غلام قادیانی اور دیگر منکرینِ ختمِ نبوّت کے رَدّ وابطال میں امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالی علیہ نے جو مستقل رسائل تصنیف کیے ہیں، اُن کے نام یہ ہیں:

(۱) "جزاء الله عدوّه بإبائه ختم النبوّة"[۱]. امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی علیہ نے یہ رسالہ سن ۱۳۱۷ھ میں تصنیف فرمایا، جو عقیدۂ ختمِ نبوّت پر ۱۲۰ احادیثِ مبارکہ، اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر علمائے اُمّت کی تیس ۳۰ تصریحات پر مشتمل ہے۔

(۲) "السوءُ والعِقاب على المسيح الكذّاب"[۲]. یہ رسالہ ۱۳۲۰ھ میں سپردِ قرطاس ہوا، اس رسالے میں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالی علیہ نے دس ۱۰ وجوہ سے، مرزا غلام قادیانی کا کفر ثابت کیا، اور یہ فتویٰ صادر فرمایا، کہ کسی بھی ایسے شخص کے نکاح میں رہنے والی، سُنّی مسلمان عورت جس کا شوہر قادیانی ہوجائے اور توبہ کرکے مسلمان نہ ہو، تو اس کا نکاح باطل ہوگیا، لہٰذا اب وہ اپنے کافر مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہوجائے!۔

(۳) "قهر الديّان على مرتد بقاديان"[۳]. امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالی علیہ نے یہ رسالہ ۱۳۲۳ھ میں تصنیف فرمایا، اس میں مرزا غلام قادیانی جھوٹے کذاب کے

---

(۱) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" کتاب الردّ والمناظرۃ، ۲۲/۹۱-۱۶۴۔

(۲) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" کتاب الردّ والمناظرۃ، ۲۲/۴۳-۵۸۔

(۳) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" کتاب الردّ والمناظرۃ، ۲۲/۶۱-۷۲۔

شیطانی الہامات، اور اس کی کتب میں موجود کفریہ اقوال کی نشاندہی سمیت، سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدۂ ماجدہ سیّدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکیزگی، طہارت اور اُن کی عظمت کے گوشے اجاگر کیے۔

(٤) "المبين ختم النبيّين"[1]. یہ رسالہ ۱۳۲۶ھ میں تصنیف ہوا، امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس رسالہ میں دلائلِ کثیرہ سے ثابت کیا ہے، کہ لفظ "خاتم النبيّين" میں "النبيين" پر جو "الف لام" ہے، وہ لامِ استغراق ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

(٥) "الجُراز الدياني على المرتدّ القادياني"[2]. یہ رسالہ ۳ محرّم الحرام ۱۳۴۰ھ میں لکھا گیا، بنیادی طور پر یہ رسالہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات کی بحث سے متعلّق ہے، لیکن ضمناً اس میں بھی قادیانیوں کا رد کیا گیا ہے؛ کیونکہ عام طور یہ بحث انہیں لوگوں کی طرف سے چھیڑی جاتی ہے۔

حضراتِ ذی وقار! ناموسِ رسالت کے تحفظ اور منکرینِ ختمِ نبوّت کے رد میں، سیّدی اعلیٰ حضرت بڑے سرگرم، مستعد اور متحرک وفعال رہے، اس سلسلہ میں امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات اس قدر زیادہ اور قابلِ ستائش ہیں، کہ انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا، جب جب کسی گستاخِ رسول نے ناموسِ رسالت پر حملہ آور

---

(۱) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" کتاب الردّ والمناظرة، ۲۲/ ۲۳-۴۰۔

(۲) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" کتاب الردّ والمناظرة، ۲۲/ ۷۵-۸۸۔

ہونے کی کوشش کی، تب تب امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قلمِ سیّال نے جنبش فرمائی، اور بد بختوں پر بجلیاں گراتے ہوئے ایسی کاری ضرب لگائی، کہ پرَ خچے اڑاکر رکھ دیے! ؎

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار　　　اَعداء سے کہہ دو خیر منائیں، نہ شر کریں!

امامِ اہلِ سنّت کی وصیت

میرے بھائیو! سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زندگی بھر ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر پہرہ دیتے رہے، حتّٰی کہ جب وصال کا وقت قریب آیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت بھی اپنے اس فریضہ سے غافل نہ ہوئے، اپنی اولاد اور عوامِ اہلِ سنّت کو خاص طور پر وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص سے اللہ و رسول کی شان میں ادنٰی توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اس سے جدا ہو جاؤ!، جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا سی بھی گستاخی کرتے دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکّھی کی طرح نکال کر پھینک دو!"[1]۔

تحفظِ ناموسِ رسالت اور ہماری ذمہ داری

عزیزانِ محترم! بد قسمتی سے آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، یہ شرور وفتن کا دور ہے، آثارِ قیامت ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں، نت نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں، نبوّت کے جھوٹے دعووں کے سبب مرزا قادیانی جیسے مرتد منافقین کی تعداد بڑھ رہی ہے، مذہبی مسلّمات کی حرمت و تقدیس کو پامال کیا جا رہا ہے، نبیٔ کریم

---

(۱) "وصایا شریف" ملفوظ وصایا، صـ۲۰ بتصرّف۔

ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کو، حکومتی سطح پر تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے، یہود و نصاریٰ کی جانب سے نبیٔ آخر الزمان ﷺ کے توہین آمیز خاکے بنا کر ان کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ ایسے دگرگوں حالات میں بحیثیت مسلمان ہماری یہ ذمہ داری ہے، کہ فوری طور پر کچھ ایسے اقدام کیے جائیں، جن سے تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے عمل کو یقینی بنایا جا سکے، اور توہینِ رسالت جیسے دلخراش واقعات کو رونما ہونے سے روکا جا سکے !!۔

حضراتِ ذی وقار! ہمیں چاہیے کہ جب بھی کوئی شخص ہمارے نبیٔ کریم ﷺ کی شان میں گستاخی و بے ادبی جیسی غیر سنجیدہ اور دل آزار حرکت کرے، تو اُسے قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے، تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ سے متعلق آئینی شقوں کو مزید مؤثّر بنایا جائے تاکہ کسی کو بھی شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے کی جرأت نہ ہو، یورپی ممالک میں بالخصوص بھرپور سفارت کاری کے ذریعے، ایسی قانون سازی کے عمل کو یقینی بنایا جائے، جس سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی عزّت و ناموس کو لاحق خدشات دور ہو جائیں، علمائے دین اور مبلّغینِ اسلام یورپی ممالک کے تبلیغی دوروں میں مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر وارد کیے جانے والے، عمومی اعتراضات کے بھرپور اور مدلّل جوابات دیں؛ تاکہ مستشرقین کو نبیٔ کریم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کا کوئی موقع میسّر نہ آ سکے۔ جن ممالک کے باشندے توہینِ رسالت ﷺ کے مرتکب ہوں، اگر ان کی حکومتیں مذہبی منافرت پھیلانے والے اپنے اُن شہریوں کے خلاف، قانونی کاروائی نہ

کریں تو سرکاری سطح پر اُن سے سفارتی واقتصادی تعلقات منقطع کر لیے جائیں، عوام الناس اُن کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر کے، انہیں معاشی طور پر مفلوج کرنے کی کوشش کریں!!۔ اللہ کریم علم وعمل کی توفیق دے۔ آمین!

دُعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو، ناموسِ رسالت ﷺ پر پہرہ دینے کی توفیق عطا فرما، عقیدۂ ختمِ نبوّت کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو نیست ونابود فرما، قادیانیوں کے روپ میں یہود ونصاریٰ کی طرف سے، اسلام مخالف سازشوں کو ناکام بنادے۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا

چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.